

Publication: 04

علمِ غیبِ مصطفیٰ ﷺ

کے ثبوت پر جدید اسلوب میں مدلل و محققانہ بحث

مؤلف:

فردین احمد خان فردینؔ رضوی

SUNNI RESEARCH FEDERATION

Powered by Tehreek Nizam e Mustafa ﷺ

PUBLICATION NO: 04

علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ثبوت پر جدید اسلوب میں مدلل و محققانہ بحث

فردین احمد خان فردینؔ رضوی

SRF
Sunni Research Federation

سنی ریسرچ فیڈریشن

پیلی بھیت شریف ہند

Email:sunniresearchfederation@gmail.com
Contact us: +919675801762 | +919690609198

Research Topic:

Ilm e Gaib e Mustafa ﷺ Ke Suboot Par Jadeed Usloob Me Mudallal Aur Muhaqqiqana Bahas

Research Scholar:

Fardeen Ahmad Khan Razvi

Research ID:

SEP202021004

Language:

Urdu

Date:

SEP 20, 2021

Contact us:

+919675801762 | +919837777689

Published by:

Sunni Research Federation

ABOUT US:

Sunni Research Federation (SRF) is a group of young, talented and motivated research scholars from Ahlus Sunnah who, under the guidance of senior Sunni scholars, aim to promote the spirit of Research & Development in the community. Working for the 11-Point Objectives clearly mentioned in its manifesto we aim to propagate the true and peaceful teachings of Islam and combat the growing radicalization and extremism within the community as well. Our objectives are clear, to publicize truth and peace, and to bring people together in harmony.

مقدمہ

از: حضرت مولانا **محمد حسان رضا اعینی** صاحب قبلہ

[ایڈیٹر مجلہ "افکار"، صدر سنی ریسرچ فیڈریشن]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم أما بعد

فَإِنَّ مِنْ جُودِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُومِکَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

امام بوصیری رحمہ اللہ تعالی

اہل سنت و جماعت کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب مکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے اور قرن اول سے یہ امر بلا نکیر مسلمانوں کے درمیان شائع وذائع ہے یہاں تک کہ کفار مکہ بھی یہ مانتے تھے کہ جو نبی ہوتا ہے وہ چھپی باتوں کو بتادیا کرتا ہے۔ لفظ نبی نبأ سے مشتق ہے جس کا معنی ہوتا ہے "خبر دینے والا" اس لحاظ سے نبی کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی امور غیبیہ کی خبر دیتا ہے۔ عجب بات ہے بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بھی مانتے ہیں اور علم غیب کا بھی انکار کرتے ہیں۔

بیسویں صدی کے اوائل میں دیوبند کے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے "حفظ الایمان" نامی ایک کتاب لکھی۔ اصل میں تو وہ خبط الایمان تھی جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو معاذ اللہ صبی ومجنون کے علم غیب سے تشبیہ دی گئی تھی۔ علمائے عرب وعجم نے حفظ الایمان کی اس عبارت کو کفری معنی میں صریح ومتعین اور ناقابل تاویل ٹھرایا اور اس پر فتویٰ دیکر ارشاد فرمایا:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

یعنی جو قائل کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

اس بدنام زمانہ کتاب "حفظ الایمان" کی تصنیف کے دس سال بعد تھانوی صاحب نے ایک چند صفحاتی کتابچہ بنام "بسط البنان" تصنیف کیا۔ یہ کتابچہ مولوی مرتضی حسن دیوبندی کے چند استفسارات کے جواب میں لکھا

گیا جس میں تھانوی صاحب نے اپنی عبارتوں کی صفائی پیش کی۔ اس کتابچہ کے رد وابطال میں تاجدار اہلسنت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خان علیہ الرحمۃ الرضوان نے دو عظیم الشان معرکۃ الآرا کتابیں تصنیف فرمائیں اول "**وقعات السنان في حلق المسماة بسط البنان**" جو ۱۳۳۰ھ میں تصنیف فرمائی دوم "**ادخال السنان الی حنک الحلقی بسط البنان**" جو ۱۳۳۱ھ میں تصنیف فرمائی۔ رجسٹری کے ذریعے یہ دونوں کتابیں تھانوی صاحب کو ارسال کی گئی مگر تھانوی صاحب اس کا جواب نہ سکے یہاں تک کہ اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

خود مفتی اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

میرا رسالہ "**ادخال الاسنان**" رد دوم "**بسط البنان**" جس میں تھانوی صاحب سے ایک سو ساٹھ قاہر سوال، نہیں نہیں بلکہ سر وہابیہ پر ایک سو ساٹھ جبال ہیں چھ سال ہوئے تھانوی صاحب کے یہاں رجسٹری شدہ گیا ہے اور آج تک بحمد اللہ لاجواب ہے۔

[الموت الاحمر]

ہر دور میں اہل سنت کے ائمہ و علما اس مسئلہ میں دلائل پیش کرتے رہے اور گستاخوں کے منہ بند کرتے رہے اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے میں **الدولة المكية بالمادة الغيبية** تصنیف فرمائی اور صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے **الكلمة العليا** تصنیف فرمائی۔

اب ہم علم غیب کی تعریف کی طرف آتے ہیں

سورہ بقرہ کی آیت "**یومنون بالغیب**" کے تحت علامہ بیضاوی غیب کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں

والمراد به الخفي الذى لا يدركه الحس ولا تقضيه بداهة العقل

غیب سے مراد وہ چھپی ہوئی چیز ہے جس کو حواس نہ پا سکیں اور نہ بداہۃً اس کو عقل چاہے

[تفسير البيضاوي، الجزء الاول، ص ۳۸]

یعنی غیب کو حواس خمسہ کے ذریعے محسوس نہیں کیا جا سکتا اور بلا دلیل بداہۃً عقل میں نہیں آ سکتا مثلاً جن اور ملائکہ جنت و دوزخ ہمارے لئے اس وقت غیب ہیں کیونکہ ان کو حواس سے معلوم نہیں کیا جا سکتا اور نہ بلا دلائل عقل سے۔

امام راغب اصفہانی غیب کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الغیب مصدر، غابت الشمس وغیرها اذا استترت عن العین و استعمل فی کل غائب عن الحاسة و ما لا یقع تحت الحواس و لا تقتضیه بداهة العقل و إنما یعلم بخبر الانبیاء علیهم السلام

لفظ غیب مصدر ہے، جب سورج وغیرہ آنکھوں سے چھپ جائے تو کہا جاتا ہے کہ سورج غائب ہو گیا اور غیب کا لفظ ہر اس پوشیدہ چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے جو انسانی حس سے چھپی ہو اور جو حواس خمسہ [یعنی دیکھنے، سننے، سمجھنے، سونگھنے، اور چھونے] سے معلوم نہ ہو سکے اور نہ ہی عقل کے غور و فکر سے معلوم ہو سکے کہ غیب تو انبیاء علیہم السلام کے بتانے سے ہی معلوم ہوتا ہے۔

[مفردات القرآن]

میرے قابل قدر صاحبِ قلم دوست عزیزم جناب **فردین احمد خاں فرؔدین رضوی صاحب قبلہ** نے علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک بہترین وعمدہ رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں قرآن وحدیث اور مفسرین کے اقوال کی روشنی میں موصوف نے اس مسئلہ پر مدلل گفتگو کی ہے۔ موصوف کا کمال استدلال ہے کہ پہلے قرآن مجید سے شواہد لاتے ہیں، پھر احادیث کریمہ سے اور آخر میں عقلی استدلال سے بھی مسئلہ کا ثبوت اپنے پر کشش انداز بیان کے ساتھ فرماتے ہیں۔ خود آپ کے بقول: "فقیر نے اس مختصر سی کاوش میں آپ کے سامنے دو آیات، چھ احادیث، اکیس تفاسیر اور صدہا کتب کا نچوڑ پیش کرنے کی سعی کی ہے"۔ اس کثرت سے دلائل قاہرہ باہرہ یقیناً قارئین کے لیے کافی ووافی ہیں، اگر وہ اپنے اندر حق کو قبول کرنے والا دل رکھتے ہیں، مگر یہ بھی سچ ہے کہ

أی من رکب الضلال علی عمد
لم تقدر علی هدایته

جو شخص قصداً گمراہی کا دلدادہ ہوں وہ ہدایت پر قدرت نہیں پا سکتا

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کے لیے اس کو نفع بخش بنائے آمین۔

عبده المذنب

محمد حسان رضا اعینی

پیلی بھیت شریف
متعلم جامعہ تحسینیہ ضیاء العلوم بریلی شریف
۲ صفر المظفر ۱۴۴۳ھ بروز جمعہ

اضوائے علومِ محمدی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالی کے محبوب اکبر، نائب مطلق، خلیفہ اعظم، ختم الرسل، آخری پیغمبر، نبی عاقب، حبیب کریم، شفیع عظیم، سید الانبیاء والمرسلین، سرور کائنات، فخر موجوات، محسن انسانیت، معلم انسانیت، جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وبارک وسلم علم وحکمت کے اس بحرِ بے کراں کا نام ہے جس کے کنارے کسی مخلوق کی عقل میں نہیں آسکتے۔ یہ وہ ذاتِ عظیم ہے کہ جسے بالواسطہ اور بلاواسطہ علوم الٰہیہ کے سرچشمے سے خود خلاّق عالم نے سرشار فرمایا____ ان کی عظمت لاثانی، رفعت مکانی کا اندازا کون کر سکتا ہے جب کہ ان کی مدح وثنا تو خود رب اکبر جل جلالہ وعم نوالہ نے فرمائی ہے____ ان کا تذکرہ کماحقہ کون حیطہ تحریر میں لا سکتا ہے جب کہ ان کی نعتوں سے خود خدائے جبار کا کلام مجید بھی مملو نظر آتا ہے____ نجانے کتنے ایسے اہل اللہ ہیں کہ قرآن کے باغ حسیں سے خوشہ چینی کر کے علوم وحکم میں وقت مرجع وماوا بن گیے، یہ وہ افراد ہیں کہ جن سے انہوں نے شرف شاگردی پایا وہ بھی بنی نوع انسان ہی سے تھے؛ پھر ذرا اندازا لگائیے اس شاگرد عظیم کا کہ جس کا استاذ، ماہر علوم نہیں بلکہ خالق علوم ہے!____ اسرار ورموز کائنات میں غور وفکر کرنے والے بہ عطائے الٰہی کسی حد تک ضرور کامیاب ہوتے ہیں کہ ان کے پاس طلب صادق اور قلب سلیم ہوتا ہے، پھر ذرا سوچیے وہ دل کہ جس جیسا کوئی دل نہیں، وہ عقل جس جیسی کوئی عقل نہیں اور اللہ تعالی کا وہ عبد خاص کہ جس پر خود عبودیت ناز کرتی ہے، جس جیسا کوئی عبد نہیں ہو سکتا، اور اس پر مزید یہ کہ رب کا فضل عظیم بھی اس پر، تو ذرا اندازا فرمانے کی کوشش کیجیے کہ اس کے علوم کے دریا کا منتہیٰ تو کجا مبتدا کیا ہوگا؟____ نگاہیں دنگ، اذہان دم بخود اور عقلیں حیران ہیں، کہ آخر فخرِ انسانیت کی کس طرح تعریف وتوصیف کریں، الفاظ کے باغات کی بارہا سیر وسیاحت کرلی، قاموسِ حروف میں غوطہ زن ہو کر دیکھ لیا، اور آسمانِ بلاغت کے تمام تارے چن لیے مگر ایک باب بھی اس خدا کے محبوب کی خوبیوں کا پورا نہ ہو سکا

زندگیاں بیت گئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا[ب]

پھر یہ کہنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ در حقیقت مصطفے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف پڑھنا ہو تو قرآن پڑھیں، احادیث کا مطالعہ کریں کہ یہی دو امہات مصادر اسلام ان کی توصیف کا حق ادا کرتے ہیں، باقی جتنوں نے جو

بھی لکھا، صرف نذرانہ عقیدت ہے، گلدستہ محبت ہے، ثبوت غلامی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس سب سے ماورا____ فقیر نے کبھی یہ رباعی کہی تھی کہ

زیست کے اوراق سارے مہمل و بے ذوق ہیں
گر نہ تیرا شوق لکھوں عمر کی تصنیف میں
ہم سے کیا توصیف تیری ہو کتاب اللہ خود
حمد-تا-والناس ہے آئی تری توصیف میں [ج]

اس مختصر مضمون میں کہ چند اوراق پر محیط ہے، راقم کی کوشش ہے کہ علم مصطفی ﷺ پر معتبر و مستند مصادر و مراجع کی روشنی میں کچھ تحقیق کی جاے اور قارئین کی بارگاہ میں ایک ایمان افزا تحفہ پیش کیا جاے۔ اقول و باللہ التوفیق

علوم مصطفی ﷺ کی تابشیں:

بزم کائنات کے دولہا صلی اللہ علیہ وسلم کو خالق اکوان نے کس قدر اسرار و اخبار و علوم سے نوازا ہے یہ تو کلی طور پر دینے والا جانے اور لینے والا جانے، ہاں عقل انسانی جہاں تک پرواز کر سکتی تھی علما و حکما نے اسے آزما کر دیکھ لیا، غیبی امداد شامل حال رہی اور بعض عارفین کو وہ جلوہ دکھا بھی دیا گیا کہ علم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدا کہاں سے ہے، مگر انتہا تک تو نہ کسی کی خرد پہنچی ہے نہ کبھی پہنچ سکتی ہے____ تشنہ گان منزل عشق اگر راہ نما کے متلاشی ہوں تو ایک مشعل راہ بھی ذکر کر دینا ضروری و کافی ہے، ماضی قریب کی ایک عبقری شخصیت، چودھویں صدی ہجری کے مجدد، فقیہ النفس، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے مکہ مکرمہ میں ایک تصنیف لطیف بنام الدولۃ المکیۃ بمادۃ الغیبیۃ کے نام سے یادگار چھوڑی ہے جسے موصوف نے محض ۸ گھنٹے کی قلیل مدت میں بے سروسامانی کے عالم میں بغیر کسی کتاب کو دیکھے اپنی خداداد یادداشت کی بنا پر سپرد قلم فرمایا، اور کتاب بھی ایسی کہ تحقیق و تدقیق کا عمدہ نمونہ ہے، دلائل و براہین سے مملو ہے، قوی استدلالات کا محور ہے، اپنے عنوان پر اسم بامسمی ہے، جس کے اندر آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہ صرف یہ کہ علم الغیب کا اثبات فرمایا ہے بلکہ مخالفین کے دلائل کا جواب، اور ایسا استدلال فرمایا ہے کہ رہتی دنیا تک کے لیے علوم مصطفوی صلی اللہ

علیہ وسلم کے عنوان پر یہ کتاب ایک دستاویز کی حیثیت اختیار کر چکی ہے؛ جسے میسر ہو یہاں سے اپنی علمی پیاس کو سیر کر سکتا ہے____

ایسی بے مثال تصانیف معرض وجود میں ہونے کے باوجود مجھ جیسے ہیچ کا اس موضوع پر قلم اٹھانا یقیناً محل تعجب ہے، جس کا جواب میرے پاس فقط یہی ہے کہ میں تو بس پرورش لوح و قلم کا اپنا فریضہ انجام دے رہا ہوں اور کوشش میں لگا ہوں کے شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ہمیں بھی فہرست ثناخوانان میں کوئی کونا مل جائے اور اپنا بھی بیڑا پار ہو جائے؛ ان شاءاللہ تبارک و تعالیٰ____

حضور رحمت عالم ﷺ کو اللہ تعالی نے علم الغیب عطا فرمایا، اور آپ کو تمام خلق سے اعلم (زیادہ جاننے والا) کر دیا، جس پر قرآن و حدیث کے بے شمار دلائل شاہد ہیں____ اور چوں کہ آپ اللہ تعالی کے نائب مطلق اور خلیفہ اعظم ہیں تمام دنیا کو علوم و اسرار کی خیرات در مصطفٰی ﷺ ہی سے ملی، جس نے جو کچھ جانا آپ کی تشریف آوری کے بعد ہی جانا، اس امت کے تمام اکابرین محض گلستان علوم مصطفوی کے خوشہ چین ہیں، امام الشعراء ، شرف الملۃ والدین، محمد بن سعید البصیری فرماتے ہیں۔

و کلھم من رسول اللہ ملتمسٌ غرفاً من البحر أو رشفاً من الدیمِ[ا]

کہ سبھی انبیا نے رسول اللہ ہی سے فیض پایا، جیسے دریا سے ایک چلو پانی یا چند قطرے موسلا دھار بارش ہے۔ خود شہنشاہ دو جہاں ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

وإنّما أنا قاسِمٌ ویُعْطِي اللّهَ

ترجمہ: اور بیشک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ دیتا ہے[ا]۔ (مسلم)

یہاں کھلے بندوں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امتیوں کو یہ خبر دی کہ درحقیقت دینے والا اللہ تعالی ہے، وہی وہاب و رزاق ہے، وہی معطی نعمت (نعمت دینے والا) ہے، حقیقی طور پر جسے جو ملتا ہے اللہ تعالی ہی سے ملتا ہے، مگر تقسیم میرے ہاتھوں سے ہوتی ہے کہ قاسم النعم (نعمتیں بانٹنے والا) میں ہوں۔ اور اس حدیث سے علمائے کرام نے اخذ یہ کیا ہے اس عالم کن فیکوں میں جسے جو بھی ملتا ہے وہ سرکار ﷺ کے در دولت ہی سے ملتا ہے۔ پھر اندازا لگائیں کہ اس ذات والا صفت کے علوم و معارف کا عالم کیا ہو گا جن کی چوکھٹ پہ بنی نوع انسان کے لیے علم و حکمت کا لنگر جاری ہے، جو حاکم برایا بھی ہیں اور قاسم عطایا بھی____ اب ہم چاہتے ہیں کہ علوم محمدی ﷺ کے روشن

بیان میں سے چند شذرات آپ کے سامنے رکھیں کہ قلب سلیم میں عظمت مصطفٰے ﷺ کی جوت مزید ضوافشاں ہو_____

قرآنی شواہد:

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک و تعالی نے جابجا اپنے پسندیدہ رسولوں کو علم الغیب عطا کرنے کا بیان فرمایا ہے، خاص طور پر حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ آیات دیدنی ہیں؛ قرآن میں ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ ٱللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا [النساء۱۱۳]

ترجمہ: اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔[۲]

اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالی نے اپنے محبوب ﷺ کے متعلق یہ خبر دی کہ جو کچھ وہ نہ جانتے تھے ان کے رب نے انہیں سکھادیا_____ سبحان اللہ! ذرا آیت کریمہ کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں اور ایمان تازہ کریں؛

☆ محدث ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) اپنی تفسیر زاد المسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وفي قَوْلِهِ﴿وَعَلَّمَكَ مالَمْ تَكُنْ تَعلَمُ﴾ ثلاثَةُ أقوالٍ. أحَدُها: أنَّهُ الشَّرْعُ، قالَهُ ابْنُ عَبّاسٍ، ومُقاتِلٌ. والثّاني: أخْبارُ الأوَّلِينَ والآخَرِينَ، قالَهُ أبو سُلَيْمانَ. والثّالِثُ: الكِتابُ والحِكْمَةُ، ذَكَرَهُ الماوَرْدِيُّ

یعنی: اس آیت مبارکہ میں تین اقوال ملتے ہیں؛ (یعنی آپ کو سکھادیا جو نہ جانتے تھے سے کیا مراد ہے) ایک یہ کہ اس سے مراد ہے کہ آپ کو شریعت کا علم عطا کیا گیا، دوسرا یہ کہ آپ کو اولین و آخرین کی خبریں دے دی گئی، اور تیسرا یہ کہ آپ کو کتاب و حکمت کا علم دیا گیا۔

☆ امام فخر الدین رازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اپنی تفسیر مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

أنْ يَكُونَ المُرادُ: وعَلَّمَكَ مالَمْ تَكُنْ تَعلَمُ مِن أخْبارِ الأوَّلِينَ فَكَذَلِكَ يُعَلِّمُكَ مِن حِيَلِ المُنافِقِينَ ووُجُوهِ كَيْدِهِمْ، ماتَقْدِرُ بِهِ عَلى الِاحْتِرازِ عَنْ وُجُوهِ كَيْدِهِمْ ومَكْرِهِمْ

یعنی: اس سے مراد ہے کہ آپ کو اولین کی خبریں دے دی گئیں جو آپ نہ جانتے تھے۔ کہ منافقین کے حالات آپ کو بتادیے گیے اور ان کے مکر و فریب سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا کہ آپ ان کے شر سے محفوظ رہیں۔

☆ امام آلوسی (المتوفی ۱۲۰۷ھ) اپنی تفسیر روح المعانی میں اس کے تحت فرماتے ہیں:

مِن خَفِيّاتِ الأُمُورِ وضَمائِرِ الصُّدُورِ

یعنی: آپ کو خفیہ باتوں کا علم دیا گیا اور دلوں کے بھید بتادیے گیے۔

☆امام قاضی بیضاوی(المتوفی ۶۸۰ھ) کی تفسیر انوار التنزیل میں بھی یہی مضمون ملتا ہے کہ:

مِن خَفِيّاتِ الأُمُورِ

یعنی: خفیہ باتوں کا علم آپ کو دیا گیا۔

☆امام نسفی(المتوفی ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں فرماتے ہیں:

مِن خَفِيّاتِ الأُمُورِ، وضَمائِرِ القُلُوبِ

یعنی: آپ کو خفیہ باتوں کا علم دیا گیا، اور دلوں کے بھید بتادیے گیے۔

☆امام جلال الدین سیوطی(المتوفی ۹۱۱ھ) اپنی تفسیر جلالین میں اس کے تعلق سے فرماتے ہیں:

مِن الأَحْكامِ والغَيْب

یعنی: آپ کو احکام شریعت کا علم دیا گیا اور غیب کا علم دیا گیا۔

☆امام ابن ابی حاتم رازی(المتوفی ۳۲۷ھ) اپنی تفسیر القرآن العظیم میں فرماتے ہیں:

عَلَّمَهُ اللّٰهُ بَيانَ الدُّنْيا والآخِرَةِ

یعنی: آپ کو دنیا اور آخرت کا بیان سکھادیا گیا۔

☆امام بغوی(المتوفی ۵۱۶ھ) اپنی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

مِنَ الْأَحْكَامِ، وَقِيلَ: مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ

یعنی: آپ کو احکام شریعت کا علم دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ آپ کو علم الغیب عطا کیا گیا۔

☆امام ابن جریر طبری(المتوفی ۳۱۰ھ) اپنی تفسیر جامع البیان میں فرماتے ہیں:

من خبر الأولين والآخرين، وما كان وما هو كائن

یعنی: آپ کو اولین و آخرین کی خبریں اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا علم عطا کیا گیا۔

☆امام سمعانی(المتوفی ۴۸۹ھ) اپنی تفسیر القرآن للسمعانی میں فرماتے ہیں:

يعْنى: من أَحْكَام الْقُرْآن، وَقيل: من علم الْغَيْب

یعنی: آپ کو احکام شریعت کا علم دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ آپ کو علم الغیب عطا کیا گیا۔

☆امام ابو حیان(المتوفی ۷۴۵ھ) اپنی تفسیر البحر المحیط میں فرماتے ہیں:

جَمِيعَ ما ذَكَرُوهُ. فالمَعْنى: الأشْياءُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُها

یعنی: آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو وہ سب سکھادیا گیا جو آپ نہ جانتے تھے۔

☆ابن عاشور (المتوفی ۱۳۹۳ھ) اپنی تفسیر التحریر والتنویر میں لکھتے ہیں:

مافي الكِتابِ مِنَ العِلْمِ الوارِدِ في السُّنَّةِ والإنْباءِ بِالمُغَيَّباتِ

یعنی: آپ کو وہ سب علم دے دیا گیا جو کتاب (قرآن) میں ہے، جو سنت میں وارد ہوا، اور آپ کو غیب کی خبریں دے دی گئیں۔

☆نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۱۳۰۷ھ) (غیر سنی) اپنی تفسیر فتح البیان میں فرماتے ہیں:

من أحكام الشرع وأمور الدين أو علم الغيب

یعنی: آپ کو احکام شریعت کا علم دیا گیا اور دین کے احکام کا علم دیا گیا یا آپ کو علم الغیب عطا کیا گیا۔

اس آیت مبارکہ کی تیرہ ۱۳/ تفاسیر آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اب اگر ان تمام کا لب لباب بیان کیا جائے تو وہ کچھ یوں ہو گا کہ اللہ تبارک و تعالی نے اپنے پیارے حبیب جناب محمد مصطفٰی ﷺ کو احکامات شریعت کا علم عطا فرمایا، انہیں چھپی ہوئی باتوں کا علم دیا، دلوں کے راز بھی ان کے سامنے فاش کر دیے، انہیں مخالفین کے مکر و فریب کی خبر دے دی، انہیں کتاب و حکمت کا علم دیا، انہیں اولین و آخرین کی خبریں دیں، دنیا و آخرت کا بیان تعلیم فرمایا، ماکان وما ہو کائن یعنی جو ہو چکا اور جو کچھ ہو گا اس کا علم عطا کیا گیا، انہیں علم الغیب عطا کیا گیا، اور عموم پر جو کچھ وہ نہیں جانتے تھے وہ سب کچھ انہیں سکھا دیا گیا ____ اندازا فرمایئے قارئین کرام کہ جناب مفطفٰی کریم ﷺ کے علوم کا دریاے بے کراں کیسا ٹھاٹھے مار رہا ہے، اس صحراے نہ پیدا کنار میں کتنی وسعت ہے، حضور ﷺ کے علوم و معارف کی پرواز کس بلندی کے آسمان پر ہے ____ ان کا رب انہیں بشارت دے رہا ہے کہ محبوب ہم نے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہ جانتے تھے، اور مفسرین حضرات صاف کہہ چکے کہ اس سے مراد علم الغیب ہے، یعنی اللہ تبارک و تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو علم الغیب عطا فرمایا ____

اب آیئے ایک اور فرمان خداوندی ملاحظہ خاطر کریں:

ٱلرَّحۡمَٰنُ ○ عَلَّمَ ٱلۡقُرۡءَانَ ○ خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ ○ عَلَّمَهُ ٱلۡبَيَانَ ○

ترجمہ: رحمٰن نے۔ قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا۔ اسے بیان سکھایا۔[۳]

☆امام قرطبی (المتوفی ۶۸۱ھ) ان آیات کے متعلق اپنی تفسیر جامع الاحکام القرآن میں فرماتے ہیں:

(عَلَّمَ الْقُرْآنَ) أيْ عَلَّمَهُ نَبِيَّهُ ﷺ حَتَّى أَدّاهُ إلَى جَمِيعِ النّاسِ

یعنی علم القرآن سے مراد ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو قرآن سکھایا یہاں تک کہ آپ نے اپنی امت تک یہ امانت پہنچادی۔مزید فرماتے ہیں کہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَ ابْنِ كَيْسَانَ: الْإِنْسَانُ هَاهُنَا يُرَادُ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَ الْبَيَانُ بَيَانُ الْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ، وَالْهُدَى مِنَ الضَّلَالِ. وَقِيلَ: مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ، لِأَنَّهُ بَيَّنَ عَنِ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ وَيَوْمِ الدِّينِ. وَ قَالَ الضَّحَّاكُ: (الْبَيَانَ) الْخَيْرُ وَ الشَّرُّ. وَ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ: هُوَ مَا يَنْفَعُهُ وَ مَا يَضُرُّهُ

یعنی: حضرت ابن عباس اور ابن کیسان کا قول ہے کہ یہاں انسان سے مراد حضور ﷺ ہیں اور بیان سے مراد حلال و حرام کا بیان، اور ہدایت و گمراہی کا بیان ہے اور کہا گیا ہے کہ جو ہو چکا اور جو ہو گا اس کا بیان سکھایا گیا کہ آپ اولین و آخرین کو قیامت کے احوال بتائیں۔ایک قول ہے کہ آپ کو خیر و شر اور نفع و نقصان کا بیان سکھایا گیا۔

☆امام بغوی (المتوفی ۵۱۶ھ) اپنی تفسیر معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

خَلَقَ الْإِنْسَانَ "يَعْنِي: مُحَمَّدًا ﷺ" عَلَّمَهُ الْبَيَانَ "يَعْنِي بَيَانَ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ

یعنی: انسان کو پیدا کیا یعنی محمد ﷺ اور بیان سکھایا یعنی حضور کو جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا اس کا بیان سکھایا گیا۔

☆ محدث ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) اپنی تفسیر زاد المسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

أَنَّهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، عَلَّمَهُ بَيَانَ مَا كَانَ و مَا يَكُونُ

یعنی: اس سے مراد حضور ﷺ ہیں اور بیان سے مراد جو ہو چکا اور جو ہو گا اس کا بیان۔

☆امام مکی ابن بی طالب (المتوفی ۴۳۷ھ) اپنی تفسیر الھدایۃ الی بلوغ النھایۃ میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

وقيل هو محمد ﷺ - "وعَلّمَهُ البيَان" أي: الحلال والحرام، وقاله قتادة. وقيل معناه: علمه الخير والشر، وما يأتي وما يدع

یعنی: اور کہا گیا ہے کہ انسان سے مراد حضور ﷺ ہیں اور بیان سے مراد حلال و حرام، اور کہا گیا اس سے مراد خیر و شر کا بیان اور جو کچھ آنے والا ہے اور جو کچھ گزر چکا اس کا بیان ہے

☆امام الثعلبی (المتوفی ۴۲۷ھ) اپنی تفسیر الکشف والبیان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

خَلَقَ الْإِنْسانَ يعني محمدا ﷺ، عَلَّمَهُ الْبَيانَ يعني بيان ما كان وما يكون

یعنی: انسان کو پیدا کیا سے مراد حضور ﷺ اور بیان سکھایا سے مراد جو ہو چکا اور جو ہو گا اس کا بیان۔

☆امام آلوسی (المتوفی ۱۲۰۷ھ) اپنی تفسیر روح المعانی میں اس کے تحت فرماتے ہیں:

(الإنسانَ) مُحَمَّدٌ صَلّى اللّٰہُ تَعالىٰ عَلَيْهِ وسَلَّمَ- المُرادُ بِالبَيانِ بَيانَ المَنزِلِ والكَشْفَ عَنِ المُرادِ بِهِ- أوِ الكَلامُ الَّذِي يُشْرَحُ بِهِ المُجْمَلُ والمُبْهَمُ فِي القُرْآنِ-

یعنی: انسان سے مراد حضور ﷺ ہیں اور بیان سے مراد منزل کشف ہے کہ اپنے کلام کی مراد سے آگاہ فرمانا۔ یا اس سے مراد ہے کہ قرآن کی مجمل و مبہم آیات کی شرح کا علم عطا ہونا۔

☆امام ابو حیان (المتوفی ۷۴۵ھ) اپنی تفسیر البحر المحیط میں فرماتے ہیں:

وقالَ ابْنُ كَيْسانَ: مُحَمَّدٌ ﷺ- فالبَيانُ- عِلْمُ الدُّنْيا والآخِرَةِ- أوِ الِاسْمُ الأعْظَمُ الَّذِي عَلِمَ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ-

یعنی ابن کیسان کا قول ہے کہ اس سے مراد محمد ﷺ ہیں اور بیان علم دنیا و آخرت ہے، یا اسم اعظم کا علم ہے جس سے ہر چیز جانی جاسکتی ہے۔

☆نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۱۳۰۷ھ) (غیر سنی) اپنی تفسیر فتح البیان میں فرماتے ہیں:

أراد بالإنسان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، علمه بيان ما يكون وما كان

یعنی: انسان کو پیدا کیا سے مراد حضور ﷺ اور بیان سکھایا سے مراد جو ہو چکا اور جو ہوگا اس کا بیان۔

اس آیت کریمہ کی آپ نے آٹھ ۸/ تفاسیر ملاحظہ فرمائیں۔ اور ان تمام کا نچوڑا گر آپ کے سامنے پیش کروں تو کچھ یوں ہوگا کہ، اللہ تبارک و تعالیٰ جو کہ رحمٰن ہے، نے اپنے حبیب ﷺ کو قرآن سکھایا، افضل البشر اور اصل کائنات محمد ﷺ کو پیدا فرمایا اور انہیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا بیان سکھادیا یعنی علم الغیب عطا فرمادیا؛ سبحان اللہ! ____ بعد ملاحظہ قرآنی دلائل آیے چند براہین احادیث نبوی سے بھی عرض کردیں۔

نبوی فرامین سے شواہد:

احادیث مبارکہ کا دامن ایسے گہرپاروں سے بھرا پڑا ہے جس میں حضور علیہ السلام کے علم الغیب جاننے کے جلوے جابجا موجود ہیں، طالب صادق اگر قلب سلیم اور طلب صدق لیکر ان کا مطالعہ کرے تو یہ اعتراف کرے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کو علم الغیب عطا فرمایا۔ معتبر احادیث سے شواہد ملاحظہ فرمائیں:

☆امام بخاری (المتوفی ۲۵۶ھ) حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

قامَ فِينا النبيُّ ﷺ مَقامًا، فأخْبَرَنا عن بَدْءِ الخَلْقِ، حتّى دَخَلَ أَهْلُ الجَنَّةِ مَنازِلَهُمْ، وأَهْلُ النّارِ مَنازِلَهُمْ، حَفِظَ ذلكَ مَن حَفِظَهُ، ونَسِيَهُ مَن نَسِيَهُ

ترجمہ: حضور علیہ السلام ہمارے درمیان جلوہ افروز ہوے اور ہمیں ابتداے آفرینش کی خبر دی (اور آپ احوال بیان فرماتے رہے) یہاں تک کہ اہل جنت اپنے مقام میں اور اہل دوزخ اپنے مقامات میں داخل ہو گیے، اس بات کو جس نے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔[۴] (درجہ صحیح)

☆امام بخاری (المتوفی ۲۵۶ھ) ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنے رب کو دیکھا،

رأى ربَّ العِزَّةِ تبارك وتعالى، فقال: يا مُحمَّدُ فيمَ يَختصِمُ الملأُ الأعلى؟ قلتُ: لا أدري، فوضَعَ يدَه بين كتِفَيَّ فعلِمتُ ما بين السَّماءِ والأرضِ

جب میں نے رب العزت کو دیکھا تو اس نے مجھ سے فرمایا، اے محمد ملا اعلی میں کیا چل رہا ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا، تو اس نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، تو میں نے جان لیا جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے۔[۵] (درجہ صحیح)

☆ امام جلال الدین سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) خصائص کبری میں روایت فرماتے ہیں کہ، جس کا مضمون پہلے والی حدیث ہی سا ہے اتنے اضافے کے ساتھ،

فوضع يدَهُ بين كتفيَّ حتّى وجدتُ بَردَها بين ثدييَّ حتّى تجلّى لي ما في السمواتِ وما في الأرضِ

تو رب نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، اور میرے آوپر روشن ہو گیا جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔[۶] (درجہ صحیح)

☆امام ترمذی (المتوفی ۲۸۹ھ) نے اسی حدیث کو روایت فرمایا ہے جس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں،

فوَضعَ يدَهُ بينَ كَتفيَّ فوجَدتُ بردَها بينَ ثَدييَّ فعلِمتُ ما بينَ المشرقِ والمغربِ

تو رب نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، تو میں نے جان لیا مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے۔[۷] (درجہ حسن)

☆امام ابو نعیم (المتوفی ۴۳۰ھ) حلیۃ الاولیا میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت فرماتے ہیں:

إنَّ اللهَ عزَّ وجلَّ قد رفعَ ليَ الدُّنيا، فأنا أنظرُ إليها وإلى ما هوَ كائنٌ فيها إلى يومِ القيامةِ، كأنَّما أنظرُ إلى كفِّي هذِه

بیشک اللہ تعالی نے میرے لیے دنیا کو روشن کر دیا ہے، تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے اسے دیکھ رہا ہوں، جیسے اپنے اس ہاتھ کو دیکھتا ہوں۔[۸]

☆ابن حجر الہیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ) نے یہی حدیث انہی الفاظ کے ساتھ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت فرمائی۔ [۹]

ان احادیث مبارکہ اور آثار شریفہ سے امر ثابت ہوتا ہے کہ، سرکار ﷺ کو ابتداے آفرینش سے لیکر قیامت اوراس کے بعد تک کا علم حاصل ہے جو انہیں ان کے رب نے عطا فرمایا۔ پھر یہ بھی جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سرکار ﷺ اس سب کا علم رکھتے ہیں، دنیا اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی سرکار پر عیاں ہے۔ بلکہ یہ کہنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ بھی تو ان کے علم عظیم میں سے ایک قطرہ ہے، انہیں تو ان کے خالق و مالک نے اسرار قرآن، کائنات کے رموز اور کتاب و حکمت کا علم دیا ہے۔

عقلی استدلال:

ایک اور بات عقل سلیم کی تفہیم کے لیے کافی ہے کہ اللہ تبارک و تعالی کا کلام مجید، قرآن حمید برہان رشید، وہ کتاب ہے کہ جس میں ہر شے کا روشن بیان موجود ہے، کوئی خشک و تر چیز ایسی نہیں جس کا علم کتاب میں نہ ہو، اولین و آخرین کی خبریں اس کتاب میں موجود ہیں، عالم دنیا و برزخ و آخرت کے احوال و کوائف، اسرار و رموز اس میں عیاں ہیں، اور خالق کائنات جس کا یہ کلام ہے، اس کے بعد، اگر کوئی اس کتاب کا سب سے بڑا عالم و علامہ ہے تو وہ پیارے مصطفٰے ﷺ کریم کی ذات ہے۔ پھر کیوں نہ ہو کہ ان کو علم الغیب حاصل ہو، اولین و آخرین کی خبریں پتا ہوں، جو ہو چکا ہے اور جو کچھ ہو گا اس سے واقفیت ہو ____

یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ لوگ محض اتنے علم پر ہی شرک کی توپوں کا منہ ہماری طرف کیوں کر دیتے ہیں، اور یہ اللہ کی توحید ہے یا توہین؟ کہ اللہ تعالی کے علم کو اپنے زعم میں دو حدوں کے بیچ میں محدود کر دیا ہے معاذ اللہ! حاشا و کلا! اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کا علم اس سے کہیں زیادہ ہے، یہ تو اس کے علم کے ہزاروں کروڑوں دریاوں میں سے ایک بوند بھی نہیں، اس کے ازلی ابدی علم کو یہ نام نہاد اہل توحید کیوں گھٹا کر پیش کرنے میں لگے ہوے ہیں۔ الحمد اللہ! اہل اسلام کا خدا، اللہ سبحانہ و تعالی ان باتوں سے بری ہے جو یہ لوگ اس پر تہمت لگاتے ہیں، وہ تو ہر ظاہر خفی، موجود و معدوم کا حتمی کلی مطلق اور بالتفصیل ازلی ابدی لا متناہی علم رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اس کے علم کا تو نہ کوئی اندازا لگا پایا ہے نہ لگا پاے ____

تتمہ کلام اور حاصل بحث:

قارئین ذوی الاحترام! فقیر نے اس مختصر سی کاوش میں آپ کے سامنے دو آیات، چھ احادیث، اکیس تفاسیر اور صدہا کتب کا نچوڑ پیش کرنے کی سعی کی ہے ــــــ اور مستند دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ علوم محمدی ﷺ میں ما کان و ما یکون ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ معارف و حقائق و کشوف کے گنجینے موجود ہیں ــــــ اس تمام بحث سے یہ بھی پیغام ہمیں ملتا ہے حضور رحمت عالمیاں ﷺ کی حقیقی قدر و منزلت، رفعت و عظمت، شان و شوکت کا عالم کیا ہوگا جب کہ آپ کے علم کے سمندر کے کنارے بھی ہماری عقلوں سے باہر ہیں ــــــ وہ مازاغ کی آنکھیں کن۔کن حقائقِ اکوان کا مشاہدہ کر رہی ہوں گی، جن سے شرق و غرب، سماوات وارض، خشک و تر کی کوئی شے بنہاں نہیں ــــــ اس عظیم ذات کے علم کا عالم کیا ہوگا جن کا معلم خود خالق کون و مکاں ہے، جن کو بالواسطہ بھی عطا کیا گیا اور بلا واسطہ بھی، اور جنہیں تمام جہان کے لیے علوم و حکم کی کلید بنا دیا گیا، قاسم النعم والعطایا بنا دیا گیا ــــــ اللہ اللہ! اسی لیے عافیت اسی میں ہے کہ اس شاہ کے در پر اپنے سرہاے تسلیم خم کر دیں، جبینیں گرا دیں اور سراپا عجز ہو کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس عظیم آیت و برہان جن کا اسم گرامی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے کی عظمت و رفعت کو کھلے دل سے مان لیں ــــــ آخر میں ایک قطعہ ذکر کرنا چاہوں گا جو فقیر نے کسی زمانے مین لکھا تھا۔

نگاہِ یار میں پنہاں علومِ اول و آخر
اسی خاطر مرا مکتب ہوا حجرۂ جانانہ
رہے گا بوند پی کر شیخ سے یہ رند ہی اعلم
اگرچہ راکھ ہو جاے مرا سارا کتب خانہ [ر]

۲ ذی القعدۃ ۱۴۴۲ھ - مطابق - ۱۳ جون ۲۰۲۱ء /- بمقام پیلی بھیت شریف

بقلم: المفتقر الی اللہ تعالیٰ،

فردین احمد خاں فرؔدین رضوی

[بی-سی-اے، کھنڈیلوال کالج، روہیل کھنڈ یونیورسٹی
ریسرچ اسکالر، اسلامیات، استشراقیات واستغرابیات]

مصادر و مراجع

[۱]۔ صحیح مسلم ۱۰۳۷• [صحیح] • أخرجه البخاري (۷۱) مطولاً، و مسلم (۱۰۳۷)

[۲]۔ القرآن الکریم [سورۃ النساء ۱۱۳]

[۳]۔ القرآن الکریم [الرحمن ۴-۱]

[۴]۔ صحیح البخاري ۳۱۹۱؛

[۵]۔ (المستدرک علی المجموع ۳/٦۷)

[٦]۔ (الخصائص الکبری ۲/۸۸)

[۷]۔ (سنن الترمذي ۳٦۳٤)

[۸]۔ حلیۃ الأولیاء ٦/۱۰۷

[۹]۔ مجمع الزوائد ۸/۲۹۰

اشعار

[ب]۔ شاعر نامعلوم۔

[ج]۔ فردین احمد خاں فرؔدین رضوی؛ رباعی؛ محبوب کی شان میں۔

[د]۔ بصیری، شرف الدین، قصیدہ میمیہ المعروف قصیدہ بردہ شریف۔

[ر]۔ فردین احمد خاں فرؔدین رضوی؛ قطعہ؛ کتب خانہ۔

About Us:

Sunni Research Federation (SRF) is a group of young, talented and motivated research scholars from Ahlus Sunnah who, under the guidance of senior Sunni scholars, aim to promote the spirit of Research & Development in the community. Working for the 11-Point Objectives clearly mentioned in its manifesto we aim to propagate the true and peaceful teachings of Islam and combat the growing radicalization and extremism within the community as well. Our objectives are clear, to publicize truth and peace, and to bring people together in harmony.

The revolutionary organization of Ahlus Sunnah wal Jama'ah "Tahreek Nizam e Mustafa ﷺ" is constantly working for propagating the message of Ahlus Sunnah. And every work which it does is in the light of thoughts and views of Imam Ahmad Raza. It is an organization comprising of students from schools and colleges as well as seminaries (Madaris). The main aim of our organization is to preserve the beliefs of Ahlus Sunnah and the eradication of various ill practices in the society and regarding the same time and again various articles are published by us and along with it religious gatherings are organized.

SRF
SUNNI RESEARCH FEDERATION

SUNNI RESEARCH FEDERATION

Powered by Tehreek Nizam e Mustafa ﷺ

Address: Pilibhit Shareef India

Visit: www.nizamemustafa.in

Contact: +919675801762 , +919720315389